## البقرۃ : 42 [تالیف : بنت عبد الشکور]

## وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ

(اور حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط نہ کرو اور حق کو مت چھپاؤ، حالانکہ تم جانتے ہو۔)

### وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ (اور حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط نہ کرو)

تَلْبِسُوا (ل ب س) : کسی چیز کو دوسری چیز میں ملانا کہ اصل چیز کا پتہ ہی نہ چلے۔

تم سچائی کے اندر جھوٹ ملا کر ایسے پیش نہ کرو کہ نہ پتہ چلے کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ ہے۔ بلکہ جو غلط ہے اُسے غلط بتاؤ اور سچ کو سچ بتاؤ۔ صحیح کو صحیح بتاؤ۔

**یہودی علماء نے حق کو باطل کے ساتھ کس طرح ملایا:**

1> **تورات میں تحریف کر کے:** اللہ کی کتاب کے الفاظ یا معنی میں تبدیلی کرتے تھے تاکہ حکم بدل جائے۔

2> **جھوٹے فتوے دے کر:** اللہ کے حکم کی بجائے اپنی خواہش یا دنیاوی فائدے کے مطابق فتوے دیتے تھے۔

3> **سچ اور جھوٹ کو ملا کر پیش کر کے:** کچھ سچ بیان کرتے اور اُس میں جھوٹ شامل کر دیتے تاکہ لوگ دھوکے میں رہیں۔ مثلاً آج کچھ یہود کہتے ہیں کہ ہم مانتے ہیں کہ محمد ﷺ نبی ہے لیکن وہ عربوں کے لیے ہے، ہمارے لیے نہیں ہے۔

4> **اپنی رائے کو اللہ کی کتاب میں شامل کر کے:** اپنی رائے کو تورات میں شامل کر کے بتاتے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

5> **آخری نبی کی صفات میں شبہات پیدا کر کے:** اُن کی کتاب میں جو واضح صفات محمد ﷺ کی تھی اُس کو تبدیل کر کے لوگوں کے دلوں میں شک ڈالتے تاکہ لوگ آپ ﷺ کی نبوت قبول نہ کریں۔

### وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ (اور [نہ] حق کو چھپاؤ)

حق کو چھپانے کا مطلب علم ہونے کے باوجود صحیح بات نہ کرنا۔

**یہودی علماء نے حق کو کس طرح چھپایا:**

1> **نبی ﷺ کی نبوت کے بارے میں چھپائے:** اُن کی کتابوں میں آخری نبی محمد ﷺ کی واضح نشانیاں جو بیان تھی اُس کی وجہ سے انھوں نے محمد ﷺ کو بالکل پہچان لیا تھا لیکن لوگوں سے انھوں نے چھپا لیا۔

2> **اپنے مفاد کے خلاف احکام بیان نہیں کرتے:** جو احکام اُن کی خواہشات، منصب یا دنیاوی مفادات کے خلاف ہوتے، انھیں عوام کے سامنے بیان نہیں کرتے تھے بلکہ صرف وہی باتیں بتلاتے جو اُن کے فائدے میں ہوتا۔

3> **عوام کو مکمل دینی علم سے محروم رکھتے:** وہ دین کی بہت سی حقیقتیں اور احکام عام لوگوں سے چھپاتے تھے تاکہ لوگ اُن کے محتاج رہیں اور اُن کی عزت، سرداری قائم رہے اور لوگ انہی سے فتوے پوچھتے رہے اور اُنہی کی بات مانتے رہے۔

یہود نے اللہ کی رضا کے بجائے اپنی شہرت، اقتدار اور دنیا کے فائدوں کو ترجیح دی۔ اِس لیے حق کو چھپایا اور لوگوں کو گمراہ کیا۔
حق کو چھپانا بہت بڑا جرم ہے، خاص طور پر علم والوں کے لیے۔ حق اور علم کی بات ہمیشہ بیان کرتے رہنا چاہیے۔

**ابوداؤد:** - رسول ﷺ نے فرمایا: "جس شخص سے کسی علم کے بارے میں سوال کیا جائے، پھر وہ اُسے چھپا لے، تو قیامت کے دن اُسے آگ کی لگام [Bridle] پہنائی جائے گی۔"

**البقرۃ: 159** ← بے شک جو لوگ ہماری نازل کردہ واضح دلیلوں اور ہدایت کو، اِس کے بعد کہ ہم اُسے لوگوں کے لیے کھول کر بیان کر چکے، چھپاتے ہیں، اُن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی اُن پر لعنت کرتے ہیں۔"

**ابن ماجہ:** - ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: "اللہ کی قسم! اگر قرآن کی دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں نبی ﷺ سے کوئی بھی حدیث نہیں بیان کرتا، اور وہ آیتیں [إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ ... فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ] [جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کو چھپاتے ہیں اور اس کے بدلے میں معمولی قیمت لیتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھر رہے ہیں، قیامت کے دن اللہ نہ تو اُن سے بات کرے گا اور نہ ہی اُن کو معاف کرے گا، اور اُن کو سخت عذاب پہنچے گا، یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے گمراہی کو ہدایت کے بدلے خرید لیا اور عذاب کو مغفرت کے بدلے، وہ کیا ہی صبر کرنے والے ہیں جہنم پر] (البقرۃ : 175-174)"۔

یہ آیات اگرچہ بنی اسرائیل [یہود] کے بارے میں نازل ہوئیں، جنہوں نے تورات میں نبی ﷺ کی صفات اور نشانیوں کو چھپایا تھا، لیکن یہ حکم صرف انہی لوگوں تک محدود نہیں ہے، بلکہ ہر وہ شخص جو اللہ کے دین کی بات، شریعت کے احکام یا دینی علم کو جان بوجھ کر چھپائے، وہ بھی اِس وعید میں شامل ہے۔ بہرحال۔
جب کسی کو کسی شرعی مسئلے کا صحیح علم ہو اور اگر اُس سے کوئی اُس مسئلے کے بارے میں پوچھے تو جان بوجھ کر کسی بھی دنیا کے فائدے کے لیے نہ چھپائے۔ البتہ جس شخص کو کسی مسئلے کا علم نہ ہو، یا وہ اپنے علم کے درست ہونے پر مطمئن نہ ہو، اُسے بغیر علم کے بات نہیں کرنی چاہیے، بلکہ صاف کہہ دینا چاہیے کہ "مجھے علم نہیں" یا "میں اس کی تحقیق کر کے بتاؤں گا، ان شاء اللہ"۔ خصوصاً علم والوں کی ذمہ داری ہے کہ جس بات کا صحیح علم ہو اُسے امانت داری کے ساتھ بیان کرے، اور جس کا علم نہ ہو اُس میں خاموشی اختیار کرے یا علم والوں سے پوچھے۔

### وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ (حالانکہ تم جانتے ہو۔)

تم جانتے ہو کہ کیا حق ہے اور کیا باطل۔ اِس کے باوجود تم ایسا کرتے ہو تو یہ درست نہیں۔

آج ہمارے اندر بھی کئی لوگ یہودیوں کی روش اختیار کیے ہوئے ہیں۔ مثلاً:

1> کچھ لوگ کہتے ہیں کہ تینوں دین (یہودیت، نصرانیت اور اسلام) ایک ہی ہے۔

2> قرآن کو سمجھ کر نہ پڑھو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ قرآن کو سمجھنے کے لیے تمہیں 65 علوم آنے چاہیے۔ وہ اس لیے کہتے ہیں تاکہ عوام جاہل ہی رہے۔ اگر عوام تعلیم حاصل کرے گی تو حق اور باطل کا انھیں پتہ چلے گا۔

3> غلط فتوے دیتے ہیں تاکہ دنیا کا فائدہ حاصل کر سکے۔ مثلاً حلالہ، موسیقی [Music] وغیرہ کو انھوں نے جائز قرار دیا۔

**خلاصہ:**

1> اِس آیت میں دو کاموں سے روکا گیا:

i> سچ/حق کو جھوٹ/باطل کے ساتھ ملانے سے روکا گیا:

بنی اسرائیل کے علماء اُن لوگوں کو جنھیں تورات کا تھوڑا بہت علم ہوتا اور وہ تورات میں بیان کی گئی نبی ﷺ کی کچھ علامتیں دیکھتے تو یہود کے علماء اُس حق کے ساتھ باطل ملا کر اُنھیں شک میں ڈال دیتے۔

ii> سچ/حق کو چھپانے سے روکا گیا:

بنی اسرائیل کے علماء اُن لوگوں کو جنھیں تورات کا بالکل علم نہ ہوتا تو یہود کے علماء تورات میں بیان کردہ پیشن گوئیوں کو اُس سے بالکل چھپا کر رکھتے اور اُسے رسول ﷺ کے بارے میں کچھ نہ بتاتے۔

بنی اسرائیل کے علماء لوگوں کو دینِ اسلام کے قبول کرنے سے روکنے کے لیے یہ دو کام کرتے تھے۔

**سبق:**

1> یہ آیت ہمارے لئے تنبیہ ہے کہ ہم کبھی بھی دنیاوی مفاد، تعصب یا دباؤ کی وجہ سے نہ ہی حق اور باطل کو ملائے اور نہ ہی حق کو چھپائے اور نہ ہی لوگوں تک دین کو ادھورا پہنچائے۔

2> دین کی صحیح تعلیمات لوگوں کو بتائے۔

3> لوگوں کی ملامت یا لوگوں کی ہیبت کی وجہ سے حق نہ چھپائے۔

**Compiled by : Bint A. Shakoor**

(As-Saajidoon)